جناب عبدالرزاق

شمسی تقویم تاریخ کے تناظر میں

سورج جہاں روشنی اور توانائی کا اہم ذریعہ ہے وہاں ماہ وسال کے حساب کتاب کا اہم ذریعہ بھی ہے۔

هوالذی جعل الشمس ضیاء والقمر نوراً وقدره منازل لتعلموا عدد السنین والحساب

وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمک (چمکتا) اور چاند کو چاندنا اور مقرر کیں اس کے لئے منزلیں تا کہ پہچانو گنتی برسوں کی اور حساب (سورۃ یونس آیت ۵) زمین کی دو حرکتیں ہیں محوری اور مداری محوری گردش سے لیل ونہار کا تسلسل قائم ہے جبکہ محوری گردش سے ماہ وسال کا پہیہ گھومتا ہے زمین سورج کے گرد یہ چکر ۳۶۵ دن، ۵ گھنٹے، ۴۸ منٹ اور ۴۵.۵ سیکنڈ میں مکمل کرتی ہے اور اسی عرصے کا نام شمسی سال ہے شمسی سال کی بنیاد شمسی تقویم میں آجکل ۱۲ مہینے شمار ہوتے ہیں جو ۳۰ یا ۳۱ دنوں پر مشتمل ہوتے ہیں فروری کا مہینہ ۲۸ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہم چونکہ شمسی سال کو ۳۶۵ دن کا شمار کرتے ہیں اس لئے ہمارا سال اصل شمسی سال سے تقریباً ۵ گھنٹے، ۴۸ منٹ اور ۴۵ سیکنڈ کم ہے اور یہ کمی سال بہ سال زیادہ ہوتی ہے جو چار سال میں تقریباً ۲۴ گھنٹے ہو جاتے ہیں اس مسئلے کے حل کے لئے بادشاہ جولیس سیزر نے ہر چوتھے سال کو لیپ سال قرار دیا لیپ سال فروری کے ۲۸ دنوں میں ایک دن اضافے کا نام ہے اس قسم کا سال صحیح سال سے بقدر ۱۱ منٹ اور ۱۴ سیکنڈ اوسطاً بڑھ جاتا ہے اور یہ زیادتی ۱۰۰ سال کے عرصے میں جمع ہوئے ایک دن کے قریب ہو جاتی ہے اس لئے ہر صدی کا لیپ سال سادہ سال شمار کر کے زیادتی کے برابر کر دیا جاتا ہے یعنی ۱۰۰ء، ۲۰۰ء، ۳۰۰ لیپ سال شمار نہ ہوں گے اس ترتیب پر چلنے سے تھوڑی تھوڑی کمی واقع ہوتی جو ۴۰۰ سال کے بعد ۲۴ گھنٹوں کے برابر ہو جاتی ہے اسلئے ۱۰۰ یا ہر وہ صدی جو ۴۰۰ پر تقسیم ہو جائے تو صدی کا وہ سال لیپ شمار ہوگی یعنی ۴۰۰، ۸۰۰، ۱۲۰۰، ۱۶۰۰، ۲۰۰۰۔ شمسی تقویم کی مثال آجکل کی عیسوی تقویم ہے جو پوپ گریگوری iii نے 1582ء میں Julion تقویم کو دوبارہ مرتب کر کے بنایا تھا۔

---

* سابق پرنسپل تعلیم القرآن حقانیہ ہائی سکول اکوڑہ خٹک

جدید شمسی تقویم کی مختصر تاریخ:

جدی شمسی تقویم کو گریگورین کیلنڈر بھی کہا جاتا ہے جب روم عالمی قوت کی صورت میں ابھرا تو اس وقت ان کو کیلنڈر بنانے کی سوجھی اس وقت انکے کیلنڈر بنانے میں بہت مشکلات پیش آئی کیونکہ توہمات نے انکی زندگی اجیرن کر دی تھی توہمات میں اس قدر جا چکے تھے کہ اعداد و شمار میں بھی خوش قسمت اور بد قسمت عدد کا تصور تھا 30 کا ہندسہ ان کے ہاں منحوس سمجھا جاتا اس لئے ان کے مہینے ۲۹ یا ۳۱ دنوں پر مشتمل ہوتے سوائے فروری کے جو ۲۸ دنوں پر مشتمل ہوتا ان میں ۴ مہینے ۳۱ کے ہوتے اور ۷ مہینے ۲۹ دنوں کے اور فروری کے ۲۸ کے ساتھ یہ ۳۵۵ دن کا سال بنتا اس لئے وہ ہر دوسرے سال ۲۲ یا ۲۳ دنوں کا ایک مہینہ کیلنڈر میں اضافہ کرتے تا کہ سورج کے سال کے برابر ہو جائے اس مہینے کا نام excedonious تھا۔

قدیم رومی بھی عربوں کی طرح تاریخ کیلئے واقعات کا حوالہ دیتے تھے ۷۵۳ قبل مسیح تک رومی ab urbe condita کا حوالہ دیتے تھے اس کے علاوہ وہ بادشاہوں کے رسم تاجپوشی اور کسی بادشاہ کی حکومت سے بھی تاریخ کا حساب کتاب رکھتے۔

رمیولیس کے دور میں کیلنڈر تو بنا مگر وہ نہ مکمل طور پر صحیح تھا اور نہ ہی سائنسی بنیادوں پر بنایا گیا تھا کچھ مہینے ۲۰ کے ہوتے تو کچھ ۳۵ کے قدیم رومی تقویم قمری ہوتے مگر شمسی سال اور قمری سال کے دورانیے میں تفاوت کو نہیں سمجھتے تھے نیو ما پا پولیس نے ان دونوں سالوں (شمسی اور قمری) کے دورانیے میں ۱۱ دن کا فرق نکالا اس لئے دونوں سالوں کو برابر کرنے کے لئے گاہے بگاہے سال میں چند دنوں یا مہینے کا اضافہ کیا جاتا۔

قدیم بابل والوں کا ۳۰ دنوں پر مشتمل بارہ مہینے ہوتے ان کا تقویم شمسی اور قمری سال کا امتزاج تھا۔ اور کیلنڈر کی خامی کو اضافی مہینے سے دور کیا جاتا۔ سب سے پہلے قدیم مصریوں نے قمری کی بجائے شمسی مہینے کو متعارف کرایا ان کا سال 365 دن کا ہوتا یعنی 30 دنوں پر مشتمل 12 مہینے ہوتے اور سال کے آخر میں 5 دنوں کا اضافہ کر دیتے۔

238 قبل مسیح بادشاہ Ptolemy III نے ہر چوتھے سال ایک دن اضافہ کرنے کا حکم دیا قدیم یونان میں Lunisolar کیلنڈر رائج تھا جس میں 354 دن ہوتے تھے، 70 قبل مسیح میں رومی تقویم میں 10 مہینے ہوتے تھے ان کا سال 304 دن پر مشتمل ہوتا اور ان کا سال مارچ کے مہینے سے شروع ہوتا۔ 70 قبل مسیح ہی میں اس میں دو مہینوں جنوری اور فروری کے مہینے بڑھا دیئے گئے۔

45 قبل مسیح میں ماہر فلکیات Sosigenes کے کہنے پر جولیس سیزر نے خالص شمسی تقویم کو اپنانے کا فیصلہ کیا۔ اس کیلنڈر کو جولین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ تقویم 365 دن کا ہوتا اور ہر چوتھے سال ایک دن کے اضافے کے ساتھ سال 366 دن کا ہوتا۔ جولین ہی نے مہینوں کی موجودہ ترتیب مقرر کی اس سے قبل جنوری اور فروری سال کے آخری مہینے ہوتے۔ ۴۴ قبل مسیح میں Quintile مہینے کا نام بدل کر اپنے نام پر جولائی رکھا اور پھر جولیس سیزر کے بعد بادشاہ اگسٹس نے Sextile مہینے کا نام بدل کر August رکھا۔

جولین سال ۱۱ منٹ اور ۱۴ سیکنڈ حقیقی شمسی سال سے بڑا تھا۔ کئی صدیوں کے بعد 1582ء میں یہ فرق دس دن تک پہنچ گیا اس طرح چرچ کی چھٹیاں صحیح موسم میں نہیں آ رہی تھی (سال کے وہ ایام جس میں دن اور رات برابر ہوتے ان میں چرچ کی چھٹیاں ہوتی)

پوپ گریگوری xiii ایک ماہر فلکیات اور ریاضی دان کرسٹوفر کلیویس سے اس کا حل نکالنے کو کہا۔ اس نے حساب لگایا تو ہر 400 سال بعد 3 دن کا فرق آ رہا تھا، یعنی 128 سال کے بعد ایک دن کا فرق تھا، اس کیلنڈر کو درست کرنے کے لئے اس نے کچھ قوانین وضع کئے اور کچھ تبدیلیاں بھی لے آئیں۔

☆ انہوں نے دس دن جو فرق تھا، ختم کر دیا یعنی 4 اکتوبر کے بعد 15 اکتوبر قرار پایا

☆ صدی کا ہر سال جو 4 پر تقسیم ہو لیپ سال کہلائے گا۔

☆ صدی کا سال جو 400 پر تقسیم ہو لیپ سال ہوگا ورنہ نہیں کیونکہ 3,223 سال بعد ایک دن کا فرق آتا تھا

اس طرح جولین کیلنڈر کا آخری ۴ اکتوبر تھا اور گریگورین کیلنڈر کی ابتداء 15 اکتوبر سے ہوئی۔ گریگورین کیلنڈر کو عیسوی کیلنڈر بھی کہا جاتا ہے۔

گریگورین تقویم کے مہینے:

گریگورین یعنی عیسوی کیلنڈر رومیوں کی ایجاد ہے اور ان کے زیر سایہ پروان چڑھا ہے، اس وجہ سے اس کیلنڈر کے اکثر مہینے دیوی دیوتاؤں یا ان کے حکمرانوں کے نام سے منسوب ہیں۔

جنوری: جنوری کا نام رومیوں کے دیوتا جینس کے اعزاز میں رکھا گیا ہے۔ اس کو بہشت کے دروازے کا محافظ دیوتا بھی کہا جاتا ہے (دنیائے معلومات ص ۱۶۰)

کئی صدیوں تک جنوری سال کا گیارہواں مہینہ رہا ہے تب اس کے دن ۳۰ ہوتے تھے، ۴۵ قبل مسیح میں شہنشاہ جولیس سیزر نے جنوری میں ایک دن کا اضافہ کیا اور اسے جینس دیوتا کی نسبت اور عقیدت

میں سال کا پہلا مہینہ بنادیا۔

رومی لوگ جینس دیوتا کو ''دروازوں کا دیوتا'' کے نام سے یاد کرتے ہیں یعنی Good of Gates & door ''دروازہ یا گیٹ کسی جگہ میں داخلے کا ذریعہ ہے اس لحاظ سے رومی جب نیا کام شروع کرتے تو سب سے پہلے اس دیوتا کی عبادت کرتے تاکہ جینس دیوتا کی مدد شامل رہے اور اسی نظریے کے تحت جنوری کا مہینہ بھی سال کے اول میں کردیا تاکہ اس دیوتا کے نام سے ابتداء ہو اور اس کی مدد بھی شامل رہے۔

اس دیوتا کے بارے میں یہ بھی نظریہ تھا کہ یہ دیوتا ماضی اور مستقبل دونوں کو دیکھ سکتا ہے، جس طرح دروازے کے آر پار دیکھا جاسکتا ہے۔ الغرض اس دیوتا کے مخالف سمت میں دو چہرے بنائے جاتے ہیں' ایک چہرہ ماضی (پچھلے سال) اور دوسرا چہرہ مستقبل یعنی آنے والے سال کو دیکھتا ہے۔ اس دیوتا کو محافظ اور بحرسفر کا دیوتا بھی کہا جاتا ہے، جب کوئی اس دیوتا کی تصویر بنانا چاہتا ہے تو ۳۰۰ کا عدد ایک ہاتھ اور ۶۵ کا عدد دوسرے ہاتھ پکڑا دیتا ہے جو سال کے ۳۶۵ دنوں کو ظاہر کرتا ہے۔

جینس جس پہاڑ پر عبادت کرتا تھا، اس کا نام Janiculam تھا جو روم کے ان سات پہاڑوں میں سے ایک ہے جس پر روم بنا ہے۔ چونکہ جینس دروازوں اور گیٹ کا دیوتا ہے۔ تو ان کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ روم کا ہر دروازہ اس کے کنٹرول میں خاص طور پر Arch Way جہاں سے آرمی گزرتی ہے۔ جنگوں میں جانے کے لئے آرمی گزرتی ہے۔ جنگوں میں جانے کے لئے آرمی کو اس راستے سے گزرنا پڑتا۔ بعد میں اس دروازے پر مندر بنادیا گیا، جو Janus Quadrifront کہلاتا ہے۔ اس مندر میں ۱۲ کھڑکیاں اور ۴ دروازے بنائیں گئے جو سال کے ۱۲ مہینوں اور ۴ موسموں کو ظاہر کرتے ہیں، جنگ کے دنوں میں یہ دروازے کھول دیئے جاتے تھے تاکہ لوگ اس دیوتا کی عبادت کریں۔

فروری: فروری کی وجہ تسمیہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں

☆ فروری کا نام اہل روم کے ایک مذہبی تہوار فیبریا کے نام پر رکھا گیا ہے یہ تہوار دیوتا لیو پرکس کے اعزاز میں منایا جاتا تھا لیو پرکس زرخیزی پاکیزگی اور زندگی میں خوشی کا دیوتا مانا جاتا تھا ۱۵رفروری کو اس کے اعزاز میں ایک تہوار منایا جاتا تھا جس میں بکری اور کتوں کی قربانی دی جاتی تھی ان دونوں جانوروں کے چمڑے کو کاٹ کر ہوائی چپل یا تسمے بنا کر راہب شہر میں دوڑتا اور جو بھی راستے میں آتا اس کو اس تسمے یا چپل سے مارا جاتا اس طرح کرنے کا مقصد زمین کا پاک ہوجانا یا آدمی کا پاک ہوجانا تھا۔

☆ دوسرا یہ قول یہ ہے کہ فروری کا لفظ لاطینی زبان کی اصطلاح Februm سے لیا گیا جس کا مطلب ہے Purification یعنی انسانوں کو گناہوں اور آلائشوں سے پاک وصاف کرنا۔

☆ تیسرا قول یہ ہے کہ Junu Februtis رومیوں کی زرخیزی کی دیوی تھی اور مہینے کے آخری تہوار ان کے اعزاز میں کیئے جاتے تھے پیدائش کی دیوی کے نام سے بھی منسوب کیا جاتا تھا۔

☆ فروری کا مہینہ رومی دیوی فیبر یا کے نام سے موسوم ہے جو مارس دیوتا کی ماں تھی اس دیوی کو Junu Febria اور Febronia بھی کہا جاتا ہے وہ صبر اور محبت کی دیوی کے نام جانی جاتی تھی Pennik -37۔

مارچ: مارچ کا نام مارس دیوتا کے اعزاز میں رکھا گیا ہے مارس دیوتا Jupiter اور Juno کا بیٹا تھا جو تمام دیوی دیوتاؤں کا بادشاہ اور ملکہ تھی اہل روم اسے تمام دیوتاؤں سے طاقتور سمجھتے تھے ان کا باطل عقیدہ تھا کہ بارش ،بجلی اور گرج ، چمک سب مارس دیوتا کے ہاتھ میں ہے رومیوں میں یہ ایک نمایاں دیوتا تھا جسکی سب سے زیادہ عبادت کی گئی رومیوں کی تاریخ میں یہ دیوتا موسم ،نشونما، زرخیزی اور زمین کا محافظ دیوتا مانا جاتا ہے زمین کے دیوتا ہونے کی وجہ سے موت اور زندگی کا دیوتا بنا اور آخر کار جنگوں کا دیوتا کہلایا۔

رومیوں کے افسانوی مطالعے کے مطابق مارس کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ کون جیتتا یا ہارتا ہے وہ صرف خونریزی کو پسند کرتا تھا دوسرے دیوتا حتیٰ الوسع ان سے دور بھاگتے تھے آرمی اور دوسرے لوگ جو لڑائیوں میں حصہ لیتے ہیں وہ اس دیوتا کی عبادت کرتے تھے اور ان کے خیال میں وہ دیوتا پھر انکی طرف سے لڑتے تھے۔

اپریل: اپریل عیسوی کیلنڈر کا ۳۰ دن پر مشتمل چوتھا مہینہ ہے رومی کیلنڈر میں یہ دوسرا مہینہ تھا مگر بادشاہ نیوما پاپلیس نے اس مہینے سے قبل جنوری اور فروری کو بڑھا دیا یوں یہ چوتھے نمبر پر آ گیا۔

اس مہینے کے نام کی وجہ تسمیہ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

☆ اپریل لاطینی زبان کے لفظ اپریلس (Apritlis) یا Aprire سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے پھولوں کا کھلنا، کونپلیں پھوٹنا۔ (Encylopedia Mythica)

☆ اپریل کے معنی کھولنے یا آغاز کرنے والا ہے اس مہینے سے بہار کی آمد ہوتی تھی اس مہینے کا نام کسی دیوتا کے نام پر نہیں بلکہ بہار کے فرشتے سے منسوب ہے۔

☆ اپریل Aphrodite سے ماخوذ ہے جو یونان کی محبت ،خوبصورتی ،خوشی اور تخلیق کی دیوی مانی جاتی تھی یہ اولمپس پہاڑ کی پر کشش دیوی تھی اس کی پیدائش کے بارے میں مختلف کہانیاں ہیں جس میں ایک مشہور یہ ہے۔

جب Cronus نے Uranus سے لڑائی میں اعضائے تناسل کاٹ دیا تو اس کو سمند میں پھینک دیا تو سمندر کی جھاگ Aphro سے پیدا ہوئی (Hesiod's Theogony)

Homer's liad کے مطابق وہ نہایت کمزور اور ڈرنے والی حسین وجمیل دیوی تھی اور زیوس (Zeus) اور ڈیون (Dione) کی بیٹی تھی۔

مئی: مئی عیسوی تقویم کا پانچواں مہینہ ہے اس مہینے کا نام دیوی میا Maia کے اعزاز میں رکھا گیا رومیوں کے باطل عقیدے کے مطابق اس زمین کو ایک دیوتا Atlas نے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے اور میا اس دیوتا کی بیٹی تھی اس دیوتا کی سات بیٹیاں تھی جن میں میا سب سے خوبصورت اور شہرت کی مالکہ تھی زیوس اس کی محبت میں گرفتار تھا رومی تاریخ کے مطابق Atlas کی یہ ساری بیٹیاں کبوتر بن گئیں اور پھر یہ کبوتر سات ستاروں کی صورت اختیار کر گئیں اور آسمان پر دکھائی دینے والا ستاروں کا جھرمٹ مجمع النجم یعنی ساتھ سہیلیوں کا جھرمٹ وہی لڑکیاں ہیں ان سات ستاروں میں صرف ایک چمکدار دکھائی دیتا ہے کہتے ہیں کہ پہلے یہ بھی چمکدار دکھائی دیتے تھے مگر Troy کو جب یونانیوں نے قید کر دیا تو یہ ستارے غم کی وجہ سے ماند پڑ گئے۔

یونانی اساطر کے مطابق Maia بہار اور نشونما کی دیوی کے نام سے مشہور تھی۔

رومی شاعر Ovide کے مطابق May کا لفظ لاطینی ہے جو Maiores سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے بڑا بزرگ (Fasti vi -88)

جون: جون کا لاطینی نام Junios ہے، عیسوی کیلنڈر کا چھٹا مہینہ ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جون لاطینی زبان کے لفظ iuniores سے ہے جس کا مطلب ہے چھوٹا جو Maiores (بڑا) مئی کا متضاد ہے۔ جون کا مہینہ رومن دیوی جونو دیوی کے نام پر رکھا گیا، جونو دیوی، دیوتاؤں کے سردار جیوپیٹر کی بیٹی یا بیوی تھی، اور تمام دیوی دیوتاؤں کی ملکہ ہے جونو دیوی عورتوں کی زندگی کے ہر پہلو کی دیو تھی خاص کر شادی کی دیوی (Fasti-Books)

رومن اس مہینے کو مقدس مانتے تھے اور شادی کے لئے خوش بختی اور خوش قسمتی کا مہینہ مانا جاتا تھا۔

جولائی: جولائی کا نام مشہور رومی شہنشاہ جولیس سیزر کے اعزاز میں رکھا گیا۔ زمانہ قبل مسیح میں یہ سال کا پانچواں مہینہ تھا اس لئے Quintilis کہلاتا تھا ۴۵ قبل مسیح میں اس کا نام جولائی رکھا گیا۔

جولیس سیزر روم کا بانی تھا۔ اور اس ماہ کا نام جولائی اس لئے رکھا گیا کیونکہ اس ماہ کی ۱۲ تاریخ اس کی تاریخ

پیدائش تھی، جولیس سیزر۱۰۰ قبل مسیح میں پیدا ہوا۔ ۸۱ ق م میں اس نے رومن آرمی میں شمولیت اختیار کی۔ اور جرنیل کے مرتبے پر فائز ہوا۔ اپنی بے پناہ صلاحیتوں کی بدولت روم کا پہلا حکمران کہلایا۔

BC 59 میں قونصل کا حصہ بنے۔ BC 58 میں فرانس کے گورنر بنے۔

44BC تک وہ اٹلی فرانس اور سپین کے علاوہ یونان، مصر اور افریقہ کو فتح کر چکا تھا بڑے جرنیل کے علاوہ وہ ایک باصلاحیت سیاستدان، خوش بیان مقرر لاطینی نثر کے ہوشیار مصنف اور تاریخ دان بھی تھے روم کی ترقی کے لئے اس نے کئی اقدامات کئے 46BC،45 میں تقویم کے نظام کو دوبارہ مرتب کیا۔ اور اس نظام کو بہتر کیا۔

15 مارچ 44 قبل مسیح میں ہی ان کے دوستوں نے حسد کی وجہ سے روم کے سینٹ ہاؤس میں ان کو قتل کر دیا اور روم کے متعلق ان کے سپنے ادھورے رہ گئے۔

اگست: اگست کا نام مشہور رومی حکمران آگسٹس کے اعزاز میں رکھا گیا ہے۔ اس مہینے کا ابتدائی نام Sextile تھا کیونکہ سال کی ابتداء مارچ سے ہوتی۔ اس لحاظ سے یہ چھٹا مہینہ تھا' جولیس سیزر نے جب تقویم کو دوبارہ بنایا تو اس نے جولائی کا مہینہ اپنے نام سے بنا دیا تو اسکے بعد آنے والے حکمران آگسٹس نے یہ مہینہ اپنے سے موسوم کر دیا۔

آگسٹس کو جولیس سیزر نے اپنے بھائی سے گود لیا تھا کیونکہ اس کا اپنا بیٹا نہ تھا، سیزر کے بعد آگسٹس بادشاہ بنا۔ سیزر نے جو منصوبے بنائے تھے اور جن کو وہ مکمل نہ کر سکا ان منصوبوں کو آگسٹس نے اپنے انداز میں مکمل کیا۔ آگسٹس کا آخری جملہ اب بھی رومن کتابوں میں مشہور ہے I found rome a city of clay, but left if a city of marble.

ستمبر: ستمبر کا Septa سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے ساتواں۔ ابتداء میں یہ ساتواں مہینہ تھا اس لئے September کہلاتا بعد ازاں کیلنڈر از سر نو مرتب ہونے پر یہ نواں مہینہ بن گیا۔

اکتوبر: رومن کیلنڈر میں اکتوبر آٹھواں مہینہ تھا۔ یہ Octa یعنی آٹھ سے ماخوذ ہے۔ اور جدید کیلنڈر میں یہ دسواں مہینہ ہے۔

نومبر: نومبر لاطینی زبان کے لفظ Novem سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں ۹واں۔ ابتداء میں یہ نواں مہینہ تھا بعد ازاں گیارہواں مہینہ بنا۔

دسمبر: Deca سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے دسواں۔ آج کل یہ بارہواں مہینہ ہے۔